مولانا محمد ابوالقاسم بنارسیؒ

عبدالرشید عراقی

برصغیر میں ادیان باطلہ کی تردید اور اس کے ساتھ دین اسلام کی اشاعت' توحید و سنت کے فروغ' شرک و بدعت کی تردید و توبیخ اور مسلک اہل حدیث کی ترقی و ترویج میں نمایاں کردار ادا کیا ان میں سرفہرست تین علمائے کرام کے نام آتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

۲۔ امام العصر مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ

۳۔ مناظر الاسلام مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسیؒ

ایک دور تھا کہ برصغیر میں ان تینوں علمائے کرام کا طوطی بولتا تھا۔ کوئی ایسی کانفرنس یا تبلیغی جلسہ نہیں ہوتا تھا کہ جس میں یہ علمائے کرام شامل نہ ہوں۔ پورے برصغیر میں ان کی دھوم تھی۔

مولانا ابو القاسم بنارسی علوم اسلامیہ کا بحر ذخار تھے۔ آپ جید عالم دین تھے۔ آپ مفسر قرآن بھی تھے اور محدث بھی' فقیہ بھی تھے اور مورخ بھی' خطیب بھی تھے اور مقرر بھی' مصنف بھی تھے اور مناظر بھی' معلم بھی تھے اور متکلم بھی' دانشور بھی تھے اور نقاد بھی' ادیب بھی تھے اور مبصر بھی' سیاستدان بھی تھے اور صحافی بھی' عابد بھی تھے اور زاہد بھی' پیکر بھی تھے اور متواضع بھی۔

مولانا محمد ابوالقاسمؒ مولانا محمد سعید بنارسی کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ یکم شوال ۱۳۰۷ھ بمطابق ۱۸۹۰ء بنارس میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام "محمد فضل قادر" تھا۔

تحصیل علم

تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا اور ۷ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ

کر لیا۔ اس کے بعد جن اساتذہ کرام سے جملہ علوم اسلامیہ یعنی تفسیر' حدیث' فقہ' اصول فقہ' علم کلام' فلسفہ و منطق اور عربی ادب کی تحصیل کی ان کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ مولانا شیخ محمد مچھلی شہری (م ۱۳۳۰ھ)
۲۔ مولانا سید عبد الکبیر بہاری (م ۱۳۳۱ھ)
۳۔ مولانا سید نذیر الدین احمد ہاشمی بنارسی (م ۱۳۵۲ھ)
۴۔ مولانا محمد سعید محدث بنارسی (م ۱۳۲۲ھ)
۵۔ مولانا حکیم عبد المجید بنارسی (م ۱۳۵۸ھ)
۶۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی (م ۱۳۲۹ھ)
۷۔ مولانا حافظ عبد المنان محدث وزیر آبادی (م ۱۳۲۴ھ)
۸۔ شیخ الکل مولانا محمد نذیر حسن محدث دہلوی (م ۱۳۲۰ھ)
۹۔ علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م ۱۳۲۷ھ)

۱۶ سال کی عمر میں جملہ علوم اسلامیہ سے فراغت پائی۔

فراغت تعلیم کے بعد

فراغت تعلیم کے بعد اپنے والد کے قائم کردہ مدرسہ سعیدیہ میں حدیث کے استاد مقرر ہوئے اور صحیح مسلم و صحیح بخاری پڑھانے پر مامور ہوئے۔ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ مولانا ابو القاسم کا علم کس قدر وسیع تھا۔ آپ کی ساری عمر درس و تدریس میں بسر ہوئی۔ آپ نے اپنی زندگی میں تقریبا ۵۰ مرتبہ صحیحین کا درس دیا۔ درس و تدریس کے ساتھ ساتھ ایک ماہوار رسالہ "السعید" جاری کیا جو چند سال زندہ رہا۔

مسلک اہل حدیث کی ترقی و ترویج میں آپ کی خدمات نمایاں ہیں۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو فعال اور منظم بنانے میں بھی آپ کی خدمات تاریخ اہل حدیث میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ ملکی سیاست سے بھی دلچسپی

تھی اور ساری زندگی کانگرس سے تعلق رہا۔

مولانا ابوالقاسم بنارسی اونچے مرتبہ کے خطیب اور مقرر تھے اور اس کے ساتھ کامیاب مناظر بھی تھے۔ بروایت مولانا عبد المجید عاوم سوہدروی مرحوم ۱۹۳۲ء میں سوہدرہ میں ایک تین روزہ کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں مولانا ابوالقاسم بنارسی بھی تشریف لائے تھے۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی کے علاوہ اس کانفرنس میں جن علمائے کرام نے شرکت کی تھی۔ ان میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ مولانا محمد ابراہیم جوناگڑھیؒ مولانا محمد اسماعیل السلفیؒ اور مولانا میر محمد بھانیریؒ سرفہرست تھے۔

وفات

مولانا ابوالقاسم بنارسی نے جنوری ۱۹۴۹ء مطابق ۱۳۴۹ھ بنارس میں انتقال کیا۔ اللہم اغفرہ و منزلۃ الجنۃ الفردوس۔

تصانیف

مولانا ابوالقاسم بنارسی کی زندگی بڑی مصروف گزری۔ مدرسہ سعیدیہ میں درس و تدریس بھی جاری ہے۔ ماہنامہ السعید کی ادارت بھی سنبھالے ہوئے ہے اور سعید المطابع کا انتظام بھی ان کے سپرد ہے۔ جلسوں میں شرکت کے لئے دوسرے شہروں میں بھی آنا جانا ہے۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے بلا تنخواہ سفیر بھی ہیں۔ مناظرے بھی کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف میں بھی مشغول ہیں۔ مولانا ابوالقاسم نے جو کتابیں تصنیف کیں ان کی فہرست درج ذیل ہے اور ان کی تعداد ٦٧ ہے۔

۱۔ جمع القرآن و الحدیث

۲ ۔ اللولوء والمرجان فی تکلم المراءۃ بآیات القرآن

۳ ۔ قضیہ الحدیث فی حجیہ الحدیث

۴ ۔ لولوا الشرح فی حدیث ام زرع
۵ ۔ حصول المرام
۶ ۔ اربعین محمدیؐ
۷ ۔ ترجمہ کتاب الرد علی ابی حنیفہؒ
۸ ۔ حسن الصناعۃ فی صلوۃ التراویح بالجماعۃ
۹ ۔ تحریر الطرفین فی صلوۃ التراویح و تکبیر العیدین
۱۰ ۔ ہدایۃ السائل الی احادیث وائل
۱۱ ۔ رافع الاحناف
۱۲ ۔ احسن المسائل
۱۳ ۔ روزمرہ مسائل ضروریہ
۱۴ ۔ کسوٹی معیار اسلام
۱۵ ۔ سوالات از علمائے دین
۱۶ ۔ السعید (ٹریکٹ نمبر۱)
۱۷ ۔ ۲۱ سوالات کے جوابات
۱۸ ۔ حکم الحاکم فی کنیت ابی القاسم
۱۹ ۔ الافکار علی الاذکار
۲۰ ۔ حل مشکلات بخاری مسمی بہ الکوثر الجاری فی جواب الجرح علی البخاری (۳ جلد)
۲۱ ۔ الامر المبرم لابطال الکلام المحکم
۲۲ ۔ ماء حمیم لہدایہ عمر کریم
۲۳ ۔ صراط مستقیم لہدایہ عمر کریم
۲۴ ۔ الریح العقیم لحسم بناء عمر کریم
۲۵ ۔ التحزی العظیم للمولوی عمر کریم

۲۶ - العرجون القدیم فی افشاء ہفوات عمر کریم

۲۷ - الجرح علی ابی حنیفہؒ

۲۸ - السیر الحثیث فی براءۃ اہلحدیث

۲۹ - رفع بہتان العظیم

۳۰ - قشف الشر فی رد کشف السر

۳۱ - رمی الجمرتین علی شاک کلمۃ الشہادتین (۲ جلد)

۳۲ - جمع الرسالتین فی النہی عن قراءۃ الفاتحہ علی القبور و الاطمعۃ برفع الیدین مع الضتیمن الکریمنین

۳۳ - ایضاح المنحج لموقف اقامۃ الحج

۳۴ - صخور المجنیق علی صاحب الحق الحقیق

۳۵ - البرذج فی رد الانموذج

۳۶ - علاج درماندہ در کیفیت مباحثہ ٹانڈہ

۳۷ - شرعی باز پرس در فتوی جواز عرس

۳۸ - الصول الشدید علی مصنف القول السدید

۳۹ - البتدید لما فی التہدید

۴۰ - ذکر اہل الذکر

۴۱ - التنقید فی رد التقلید

۴۲ - تحفۃ الصبور علی منحۃ الغفور

۴۳ - تبصرہ

۴۴ - جمع المسائل و العقائد

۴۵ - الزہر الباسم فی الرخصۃ الجمع بین محمد و ابی القاسم

۴۶ - تنقید المعیار

۴۷ - اجتلاب المنفعۃ لمن یطاع احوال الائمۃ الاربعۃ

۴۸ ـ تذکرة السعید با توسل لائف

۴۹ ـ نصر سنت الله

۵۰ ـ زبان عرب

۵۱ ـ الاصباح فی رد الایضاح (عربی)

۵۲ ـ عمدة التفسیر فی جواب المنیر و صاحب التفسیر (عربی)

۵۳ ـ احسن التقریر فی جواب المنیر (عربی)

۵۴ ـ عمدة الرفیق (عربی)

۵۵ ـ معیار نبوت

۵۶ ـ لیکچر

۵۷ ـ اظہار حقیقت

۵۸ ـ رد مرزائیت

۵۹ ـ قضاء ربانی بر دعا قادیانی (یعنی الٰہی فیصلہ)

۶۰ ـ مولوی غلام احمد قادیانی کے بعض جوابات پر ایک نظر

۶۱ ـ جواب دعوت

۶۲ ـ نور اسلام بجواب ظہور اسلام

۶۳ ـ دفع اوہام از ظہور امام

۶۴ ـ سواء الطریق

۶۵ ـ ایضاح التحقیق لصاحب التحقیق

۶۶ ـ تعلیم الاسلام

۶۷ ـ الجوائز